فوری عمل کریں

شمالی کوریا کے حکام کو لکھیں کہ:

■ وہ یوڈوک سمیت تمام سیاسی کیمپ فوری طور پر بند کر دیں اور اس میں قید تمام ضمیر کے قیدیوں اور 'تعلق کی بنیاد پر مجرم' قرار دیئے جانے والے رشتہ داروں کو غیرمشروط طور پر فورا رہا کر دیں۔

■ ان سے مطالبہ کریں کہ وہ فوری طور پر قیدیوں کے لیے سزائے موت، جبری مزدوری، تشدد اور دیگر بدسلوکیاں ختم کر دیں۔

اپیل ارسال کریں:

Kim Jong-il
Chairman, National Defence Commission
Pyongyang
Democratic People's Republic of Korea

کاپیاں بھیجیں:

جنیوا میں جمہوری عوامی کوریا کے سفیر
H.E. Mr So-Se Pyong

اور
c/o Yodok Action
Amnesty International
22 rue du Cendrier – 4th floor
1201, Geneva
Switzerland

ای میل: Geneva-Yodoc@amnesty.org

براے مہربانی سفیر سو سی پیونگ کو خطوط اور ای میل میں ایمنٹسی انٹرنیشنل کا ذکر نہ کریں۔

www.amnesty.org /individuals-at-risk

Amnesty International
International Secretariat
Peter Benenson House
1 Easton Street
London WC1X ODW
United Kingdom

AMNESTY INTERNATIONAL

ستمبر دو ہزار گیارہ
انڈکس نمبر: ASA 24/002/2011
Urdu

یوڈوک سیاسی کیمپ کے لیے فورا قدم اٹھائیں

شمالی کوریا کے یوڈوک سیاسی کیمپ میں اس وقت ایک اندازے کے مطابق پچاس ہزار مرد، عورتیں اور بچے موجود ہیں۔ یوڈوک ملک میں ان چھ معلوم کیمپوں میں سے ایک ہے جن میں مجموعی طور پر ایک اندازے کے مطابق دو لاکھ سیاسی قیدی اور ان کے خاندان کے لوگوں کو بغیر کسی سماعت کے یا پھر انتہائی غیرمنصفانہ سماعتوں کے بعد رکھا گیا ہے۔

قیدیوں پر جن میں بچے بھی شامل ہیں تشدد کیا جاتا ہے اور جبرا خطرناک حالات میں کام لیا جاتا ہے۔ جبری مشقت، خوراک کی کمی، تشدد، غیرمناسب طبی سہولتیں اور گندگی بیماریوں کا سبب بنتی ہیں جس کی وجہ سے کئی قیدی دوران اسیری یا پھر بعض رہائی کے فورا بعد انتقال کر جاتے ہیں۔

شمالی کوریا کی حکومت یوڈوک سمیت کسی سیاسی کیمپ کی موجودگی سے انکار کرتی ہے۔ البتہ ان کیمپوں کی موجودگی سیٹلائیٹ سے بنائی گئی تصاویر اور ایمنسٹی انٹرنیشنل کے طرف سے سابق محافظوں، قیدیوں کے رشتہ داروں اور سابق قیدیوں سے لی گئی شہادتیں تصدیق کرتی ہیں۔ ان کیمپوں کو بھیجے جانے والوں میں وہ سرکاری اہلکار ہیں جن کے بارے میں خیال ہے کہ انہوں نے اپنی ذمہ داری مناسب انداز سے پوری نہیں کیں، حکمرانوں یا حکمران خاندان پر تنقید کرنے والے، جن پر 'حکومت مخالف' سرگرمیوں کا شک ہو یا پھر وہ جو جنوبی کوریا کی ریڈیو اور ٹی وی نشریات سنتے یا دیکھتے ہیں۔

تمام کیمپوں میں 'مکمل کنٹرول زون' ہیں جن سے قیدیوں کو ماسوائے اکا دکا واقعات کے کبھی رہائی نصیب نہیں ہوتی۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کو محض تین ایسے افراد کا علم ہے جو یا تو رہا کر دیئے گئے یا پھر وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب رہے۔ اس زون میں آنکھیں کھولنے والے بچے یہاں تمام عمر قید رہتے ہیں۔ ان افراد کو جن کے بارے میں خیال ہو کہ انہوں نے کم سنگین جرائم کیے ہیں انہیں یوڈوک اور بکچنگری کیمپس کے 'انقلابی زون' میں رکھا جاتا ہے۔ ان زونز میں رکھے جانے والے قیدیوں کو دس سال قید کی سزا کے بعد رہا کر دیا جاتا ہے۔

یوڈوک میں سب کے سامنے اور خفیہ طور پر موت کی سزائیں دی جاتی ہیں۔ انہیں فائرنگ سکواڈ کے سامنے کھڑا کیا جاتا ہے یا پھر پھانسی پر لٹکا دیا جاتا ہے۔ قیدیوں کو خوراک کی چوری جیسے قیدخانے کے قوانین کی خلاف ورزی پر ہلاک کر دیا جاسکتا ہے۔

جرائم میں مبینہ طور پر ملوث افراد کے اہل خاندان کو بھی یوڈوک بھیج دیا جاتا ہے۔ 'تعلق کی بنیاد پر مجرم' قرار دیئے جانے والے اس نظام کے ذریعے اختلاف رائے کو خاموش کرنے اور لوگوں کو خوف کے ذریعے قابو میں رکھا جاتا ہے۔ انیس سو چھاسی میں جب شمالی کوریا کے شہری اوہ کلمین نے ڈنمارک میں سیاسی پناہ کے لیے درخواست دی تو اسے اپنی بیوی اور دو بچیاں (تصویر میں دیکھی جاسکتی ہیں) شمالی کوریا میں ہی چھوڑ جانے پر مجور کیا گیا۔ اوہ کے واپس نہ آنے پر انیس سو ستاسی میں اس کے خاندان کو یوڈوک بھیج دیا گیا۔ ان کو اپنے خاندان کی طرف سے انیس سو اٹھاسی اور انیس سو نواسی میں خطوط اور انیس سو اکانوے میں تصاویر موصول ہوئیں۔ وہ واحد شخص ہے جسے اس قسم کی معلومات اس کیمپ سے ملیں ہیں۔ ایک سابق قیدی نے دعوی کیا کہ بعد میں اوہ کی بیوی اور بچیوں کو یوڈوک کے مکمل کنٹرول زون منتقل کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد اوہ کو مزید کچھ معلوم نہیں ہوا ہے۔

3 – 17 دسمبر 2011

حقوق کے لیے قلم اٹھائیں
تبدیلی کا سبب بنیں